© rasailojaraid.com

وضعنا أسيافنا على عواتقنا لأمر يفظعنا إلا أسهلن بنا إلى أمر نعرفه قبل هذا الأمر۔ ما نسد خصماً إلا تفجّر علينا خصمٌ ما ندري كيف نأتي له) ''اس واقعے (صفین) سے پہلے ہمیں خوفزدہ کرنے والے معاملے سے نمٹنے کے لیے ہم نے جب بھی تلواریں اٹھائیں تو وہ ہمیں ایسے بہتر نتیجے تک لے گیا جسے ہم اچھی طرح جانتے تھے۔اب (صفین میں) ہم ایک سمت کو بند کرتے ہیں تو دوسری سمت پھٹ پڑتی ہے۔ہم نہیں جانتے کہ کس طرح پیش آئیں۔'' حضرت ابووائلؒ خود کہتے ہیں ''میں بھی صفین میں حاضر ہوا ہوں،مگر صفین کتنا برا تھا!!'' (بخاری الجزية والموادعة ح ٣١٨١، مغازی باب غزوة الحديبية ح ٤١٨٩، الاعتصام باب ما يذكر من ذم الرأي وتكلف القياس ح ٧٣١٨) نیک دل صحابہ کرام ﷺ تین مہینے تک حضرت علی ﷺ اور حضرت امیر معاویہ ﷺ کے مابین صلح وصفائی کی کوشش میں لگے رہے۔(مختصر تاریخ اسلام ص ١٢٦ مہر)

اگر آج ایسے حالات پیش آجائیں تو انتہائی نقاد اور مخلص لوگ بھی ایک رائے پر اتفاق نہ کرسکیں گے، بلکہ صحابہ کرام ﷺ سے بھی زیادہ اختلافات کے شکار ہوجائیں گے۔

ان تاریخی حقائق کے ادراک کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ ان نفوسِ قدسیہ ﷺ سے متعلق بداعتقادی اور بدکلامی کے ذریعے ان جنگوں کو نظریاتی طور پر ہوا دینے سے بچیں،تمام صحابہ کرام ﷺ سے متعلق اچھا گمان رکھیں،ان سب سے درجہ بدرجہ محبت کریں اور ان کے اختلافات کی ریہرسل کرکے ایک دوسرے کی جان،مال اور آبرو کے لیے خطرہ بننے کے بجائے اپنی تمام تر صلاحیتیں ایمان اور عمل صالح کا توشہ آخرت جمع کرنے میں صرف کریں۔

* * * * * *

زبان کا گناہ

زبان اگرچہ تلوار نہیں، .... مگر تلوار سے زیادہ ''تیز'' ہے۔
بات اگرچہ تیر نہیں، .... مگر تیر سے زیادہ گہرا ''زخم'' لگاتی ہے۔
غصہ اگرچہ شیر نہیں، .... مگر شیر سے زیادہ ''خوفناک'' ہے۔
نشہ اگرچہ سانپ نہیں، .... مگر سانپ سے زیادہ ''خطرناک'' ہے۔
گناہ اگرچہ زہر نہیں، .... مگر زہر سے زیادہ ''مہلک'' ہے۔

محمد الیاس تبسم استوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خدمت حدیث نبوی

سنن اربعہ کی پانچ مشہور شروح کا تعارف

تصنیف: مولانا عبدالرشید عراقی　　تلخیص: عبدالرحیم روزی

مولانا عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ سلفی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، انہیں مسلک سلف سے حد درجہ عقیدت اور وابستگی ہے۔ محدثین کرام، علمائے عظام، ان کی حدیثی خدمات، احادیث اور ان کی حجیت، شروح احادیث کا دلآویز تذکرہ آپ کا اولین مشغلہ ہے جو کہ "المرء مع من أحب" کا پیش خیمہ ہے ان شاء اللہ۔ آپ کے قیمتی مقالات مسلک اہلحدیث کے بیشتر مجلات کی زینت ہیں۔

التراث کے ساتھ آپ کی حوصلہ افزائی اس ادارے کو تا دقد خادموں کو قدآور بنانے اور مسلکی خدمات کو مہمیز کرنے کی ایک کاوش ہے۔ آپ نے انتہائی عرق ریزی سے 28 صفحات پر مشتمل مقالہ "علمائے اہلحدیث کی سنن اربعہ کی پانچ مشہور شروح کا تعارف" بھیجا تھا۔ جو کہ طویل دورانیہ میں صادر ہونے والے مجلہ التراث کے محدود صفحات کے پیش نظر تلخیص کے ساتھ نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

1۔ غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد

یہ سنن ابی داؤد کی مبسوط، جامع اور مفصل ترین شرح ہے۔ اس کے شارح مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (اتر پردیش) متوفی 1329ھ ہیں۔ یہ شرح 32 جلدوں میں مکمل ہونا تھی مگر مکمل نہ ہو سکی۔ اس کی پہلی جلد کتاب الطھارۃ سے باب ترك الوضوء مما مست النار تک 1305ھ میں طبع ہو سکی۔ مولانا محمد عزیر سلفی صاحب کی تحقیق کے مطابق اس عظیم شرح کی تصنیف 21 پاروں تک مکمل ہو چکی تھی، لیکن اس کا مسودہ نامعلوم ہے۔ صرف دو جلدیں (کتاب الطہارۃ تک) "خدا بخش لائبریری پٹنہ" میں موجود ہیں۔

مولانا عبدالرشید بن مولوی ظہیر احسن نیموی لکھتے ہیں۔ یہ بہت عمدہ شرح ہے، جس کی نظیر نہیں ملتی۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری حنفی (م 1346ھ) اپنی شرح بذل المجهود کے مقدمے میں لکھتے ہیں: "غاية المقصود ابوداؤد کے پوشیدہ خزانوں کو کھولنے والی اور جواہرات سے بھری ہوئی ہے، مصنف نے شرح کا حق ادا کر دیا ہے۔"

2۔ عون المعبود علی سنن ابی داؤد

یہ غاية المقصود کا اختصار و تلخیص ہے اور خود شمس الحق صاحب ہی کا ہے اور الحمد للہ مطبوع و متداول ہے۔ غاية المقصود نہایت ضخیم اور طویل ہونے کی وجہ سے ہر قاری کی گنجائش سے باہر تھا اور وقت طلب شرح ہونے کی وجہ سے اس علمی اور رفیع کتاب کو سہل و زود فہم بنانے کی خاطر یہ خلاصہ تصنیف کیا گیا۔ اس مبارک کام میں آپ کے چھوٹے بھائی مولانا شرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحق عظیم آبادی (م 1326ھ)، مولانا عبدالرحمن مبارکپوری، مولانا حکیم محمد ادریس ڈیانوی (م 1960ء)، مولانا محمد زبیر ڈیانوی (م 1329ھ) اور مولانا یوسف حسین خانپوری (م 1252ھ) نے معاونت کی۔ (عون المعبود ٤/٥٥٣، تراجم علمائے حدیث ص ٤٠٢)

علامہ محمد منیر دمشقی (م ١٣٦٩ھ) فرماتے ہیں کہ ان کے بعد آنے والے تمام شیوخ ہند نے اس شرح سے استفادہ کیا۔
(انموذج من الأعمال الخيرية ص ٦٢٧ بحوالہ: " مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات وخدمات" ص ٧٩)

عون المعبود جلد اول میں مولانا شرف الحق کے خطبے اور خاتمے کی وجہ سے صاحب **بذل المجهود** ١/١، معجم المطبوعات ص ٣١، ہندوستانی مسلمان ص ٤٥، ابوالحسن علی ندوی کی تالیف المسلمون فی الهند ص ٤٢، ماهنامہ برهان دهلی اگست 1965، انور شاہ کشمیری کی التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کے حاشیہ پر ص ٤١، مفتاح کنوز السنة ٣/٣٨ میں اس اختصار وخلاصے کو شرف الحق عظیم آبادی کی کاوش قرار دی گئی ہے۔ لیکن یہ مذکورہ خطبہ وخاتمہ سے التباس کا نتیجہ ہے۔

مولانا محمد عزیر سلفی نے ''مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات وخدمات'' مطبوعہ کراچی جولائی 1984ء میں حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ شرح شمس الحق صاحب ہی کی ہے۔ ان حوالہ جات میں عون المعبود ٤/٥٥٣، تراجم علمائے حدیث ہند ١/٤٠٢، نزهة الخواطر ٨/٤٠٨ شامل ہیں۔ مؤخر الذکر کی عبارت بعنوان: محمد شرف الحق ڈیانوی ص ٤٢٩ 'وقد عزا اليه صنوه شمس الحق المجلد الأول من عون المعبود "اخبرني بذلك الشيخ شمس الحق '' اس طرح مولانا کے تلامذہ اور احباب نے اس اختصار وتلخیص کو شمس الحق صاحب کی تالیف بتائی ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے بھی تذکرہ المحدثین ١/٣٠٢ مطبوعہ دار المصنفین اعظم گڑھ 1968ء میں موثق حوالہ جات سے یہی ثابت کیا ہے۔ جس کی صراحت اور وضاحت عون المعبود جلد ثالث کے خاتمے اور جلد رابع کے آغاز واختتام میں موجود ہے۔ ان حضرات کی توجیہ یہ ہے کہ ابتداء کی دونوں جلدوں کو مختصر کرنے کا کام مولانا شرف الحق اور دوسرے علماء نے سرانجام دیا، اس لیے تالیف قلب کی خاطر اپنے بھائی کی طرف نسبت کر دی۔ ☆

☆ مگر محل اشکال یہ ہے کہ اگر شرف الحق صاحب و دیگر ہمنوا نے مولانا شمس الحق کی معاونت کی ہو تب بھی، اگر معاونت نہ ہو بلکہ صرف موصوف اور ہمنوا کی کاوش ہو تب بھی صرف اپنے نام سے نسبت کیا جانا کیونکر قابل قبول ہوگا، جبکہ اور افراد بھی شریک ہوں؟ یہ صورتحال سوالیہ نشان باقی رکھتا ہے۔ (عبدالرحیم)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

3۔تحفۃ الاحوذی شرح سنن الترمذی:

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری (متوفی ۱۳۵۳ھ) شیخ الکل سید محمد نذیر حسین دہلویؒ (م ۱۳۲۰ھ)، علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی (م ۱۳۲۷ھ) اور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

سید ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں: ''ہندوستان کے ممتاز علماء جنہوں نے انفرادی طور پر وہ علمی خدمت انجام دی جو پوری جماعتِ علماء یا ایک ادارہ کی کارگزاری سے کم نہیں۔مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری جو جامع ترمذی کی شرح ''تحفۃ الأحوذی'' کے مصنف ہیں۔اس کتاب سے مصنف کے فن اسماء الرجال اور علم جرح وتعدیل میں مہارت، محدثین کے طبقات سے واقفیت اور تخریج احادیث کے ملکہ کا پتہ چلتا ہے، حدیث شریف میں درس وتدریس سے اشتغال رکھنے والوں کے لیے تحفہ بے بہا ہے۔(اسلامیات اور مغربی مستشرقین و مسلمان مصنفین ۸۹)

تحفة الاحوذی مولانا موصوف کا امت محمدیہ پر ایک بڑا احسان ہے۔اس شرح کی بہت ساری خصوصیات ہیں، جن میں سے کچھ مولانا عبیداللہ مبارکپوریؒ کی زبانی درج ذیل ہیں:

1۔ سنن ترمذی کے ہر راوی کا ترجمہ بقدر ضرورت کیا گیا ہے۔اور مقدمہ میں تمام راویوں کی فہرست بترتیب حروف تہجی دی گئی ہے اور جس راوی کا ترجمہ شرح میں جس جگہ مذکورہ ہے'اس کا نشان دے دیا ہے۔

2۔ جامع ترمذی کی حدیثوں کو امام ترمذی کے علاوہ جن محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے۔ان کا اور کتابوں کا نام بتادیا گیا ہے۔

3۔ امام ترمذی نے وفی الباب کے عنوان سے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے ان کی مفصل تخریج کی گئی ہے۔اگر کسی حدیث کی تخریج نہ ملے تو اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔نیز مشار الیہ احادیث کے علاوہ دیگر احادیث کی تخریج کی ہے۔

4۔ ہر حدیث کی تحسین وتصحیح کے متعلق دیگر ائمہ فن کے اقوال بھی لائے ہیں اور امام ترمذی کے تساہل وتسامح کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

5۔ اسناد اور متن کے اشکالات کے حل وتوضیح کی طرف خاص توجہ دی ہے۔

6۔ جامد مقلدین کی تاویلوں اور تقریروں کا محاکمہ کر کے صحیح مطلب ومقصود کو اجاگر کیا گیا ہے اور آثار السنن نیموی کی علمی کمزوریوں کا لطیف مؤاخذہ کیا گیا ہے۔

7۔ اختلاف مذاہب کے بیان میں ہر نقطہ نظر کے دلائل، مناقشہ، ترجیح اور اسباب ترجیح آپ کے مابہ الامتیاز نشان ہیں۔(سیرۃ البخاری، مطبوعہ :اسرار کریمی پریس الہ آباد، ص: ۴۲۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا مبارکپوری صاحب کا" مقدمة تحفة الأحوذي" بجائے خود ایک علمی شاہکار اور جامع ترمذی کے طالبعلم کے لیے زینہ کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں عام فنون وکتب حدیث، ائمہ حدیث، جامع ترمذی، امام ترمذیؒ کے متعلق نادر اور زریں ابحاث کے علاوہ بھی قیمتی علمی سرمایہ موجود ہے۔

مبارکپوری کی وفات کی وجہ سے اس عظیم مقدمے کو مولانا عبدالصمد حسین آبادی (۱۳۶۷ھ) نے مکمل کیا۔

رش السحاب فيما ترك الشيخ مما في الباب

سنن ترمذی میں جملہ 'وفی الباب'' سات سوجگہوں میں مبارکپوری صاحب نے عدم علم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا فیض الرحمن ثوری بہاولپوریؒ نے مذکورہ بالا کتاب تصنیف کی جس میں ان غیر معلوم روایات کی تخریج کی ہے۔ جن کی تعداد 600 احادیث ہے۔ باقی 100 احادیث کی تخریج اہل علم کے ذمہ ہے۔ یہ کتاب نشر السنۃ ملتان کے زیر اہتمام طبع شدہ نسخے کے ذیلی حاشیہ میں مطبوع ہے۔

فهرس اسماء الصحابة الذين ذكرهم الترمذي تحت قوله وفي الباب

یہ بھی مولانا فیض الرحمن ثوری کی کاوش فکر ہے، جس میں آپ نے سنن ترمذی میں مذکور'' وفی الباب '' کے تحت لائے گئے صحابہ کرام ؓ اور ان کی مرویات کو حروف تہجی کی ترتیب اور تحفۃ الاحوذی کے جلد اور صفحات کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ یہ فہرست بھی نشر السنۃ ملتان کے مطبوعہ تحفة الاحوذی کے ساتھ طبع شدہ ہے۔

4۔ التعليقات السلفية على سنن النسائي مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (1987ء):

اس شرح کی خصوصیات یہ ہیں:

1۔ مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے متن کتاب کی تصحیح کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، ان میں سے ایک نسخہ تو شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی کا تصحیح فرمودہ ہے۔

2۔ اس میں علامہ سیوطیؒ کی شرح زهر الربی، علامہ محمد سندھی حنفیؒ کی تعلیق، مولانا محمد پنجابی دہلوی سلفیؒ اور مولانا محمد بن کفایت اللہ شاہ جہانپوری سلفیؒ کے مفید حواشی اور حسین بن محسن انصاری یمانیؒ کی لطیف تعلیق کا خلاصہ آ چکا ہے۔ مناسب مقامات پر علامہ سندھی کے دوسرے حواشی سے ضروری اضافے بھی شامل کیے گئے ہیں اور کہیں تعاقب بھی ہے۔

3۔ زهر الربى على المجتبىٰ اور التعليق على المجتبىٰ کے نسخوں میں چلے آنے والے بیاض کو دونوں شارحین کی دوسری تصانیف اور مآخذ کی روشنی میں مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

4۔ ڈپٹی نذیر احمد کے اہتمام سے طبع شدہ سنن النسائیؒ پر موجود 'الحواشي الجديدة '' کا اکثر حصہ بھی زیر تبصرہ

© rasailojaraid.com